© rasailojaraid.com

جوابات سوالات کمیشن تعلیم

از طرف

انجمن ہمدردی اسلامی لاہور

ریمارک قبل اسکے کہ مین ان جوابات کو معرض نقل مین لاون اس بات کا بیان کرنا ضروری سمجھتا ہون کہ ان جوابات کو اسلام یا اہل اسلام سے کیا تعلق ہے اور خاصکر اس رسالہ اشاعۃ السنہ سے (جسکا کام صرف اشاعت سُنت وحمایت اسلام ہے) کیا علاقہ ہے۔ اور اسکے اس رسالہ مین درج کرنیسے کیا غرض ہے۔ **کہین ایسا** نہو کہ ہم باوجود دعوی حمایت اسلام واشاعت سُنت وہ کام کر رہے ہون جسکو اسلام سے تعلق نہ ہو اور ہمارے حال پر یہ بیت صادق آرہا ہو ع ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی ؛ کین رہ کہ تو میروی بہ ترکستانست۔

لہذا بگوش توجہ سُننا چاہیے **کہ بعض جوابات** تو ایسے ہین جنمین خاص تعلیم مذہب ہی سے بحث اور سرکار سے یہ درخواست کی گئی ہے کہ سرکاری مدارس مین مسلمانون کے لڑکون کو اصول مذہبی (قرآن وحدیث) کی تعلیم دیجاوے۔ یا مسلمانون کے اُن مدارس کو (جنمین وہ مذہبی تعلیم دیتے ہین) روپیہ سے مدد دیجاوے (دیکھو جوابات نمبر ۲۳ و ۲۴ و ۴۱ و ۴۳ و ۳۹ وغیرہ) جنمین یہہ بات بتصریح لکھیگئی ہے اور اس سے بڑھکر اس امر کی تصریح اس ضمیمہ رپورٹ انجمن ہمدردی میں ہوئی ہے جو بعد اختتام جوابات منقول ہوگا۔ نمبر ۳۹ مین تعلیم مذہبی کے ساتھہ اسکی تعمیل (نماز پڑھنی) کی اجازت کی بھی درخواست کی گئی ہے۔ **اِن جوابات** کا مویِّد ومفید وعوام ہونا میرے نزدیک محتاج دلیل واثبات نہین۔ **بعض لوگون** کا یہہ خیال ہے کہ سرکاری مدارس مین مذہب اسلام کی تعلیم جاری ہونی یا اُن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مدارس کو جہان اس مذہب کی تعلیم ہوتی ہے مدد دینے کی درخواست اس امر کے درخواست کی موید ہے کہ ہندؤن اور عیسائیون کو بہی مدارس سرکاری مین مذہبی تعلیم دیجاوے یا انکے مذہبی مدارس کو روپیہ سے مدد دیجاوے اور یہہ امر منافی حمایت اسلام ہے -

مگر یہہ خیال البتہ صحیح ہوسکتا ہے جبکہ ہندؤن اور عیسائیون کی مذہبی تعلیم یا معاونت تعلیم صرف انجمن کی اس درخواست کا نتیجہ ہو جسکی علامت یہ ہے کہ اگر یہہ انجمن یا کوئی اور مسلمان جماعت اس امر کی درخواست نہ کرے تو ہندؤن اور عیسائیون کی تعلیم یا معاونت تعلیم ملتوی رہے - اور جس حالت مین عیسائیون کو پہلی ہی سے مذہبی تعلیم پر مدد مل رہی ہے اور ہندؤن کو مذہبی تعلیم پر مدد دینے کو گورنمنٹ خود تیار ہے تو انجمن کی اس درخواست کا اسمین کیا دخل و اثر ہے -

اگر انجمن اس خوف سے اہل اسلام کے لئے مذہبی تعلیم یا معاونت تعلیم کی درخواست نہ کرے یا اس تعلیم و معاونت تعلیم کی مخالف رائے دے تو اسکا نتیجہ بجز اسکے اور کچھہ نہ ہوگا کہ صرف ہندؤن اور عیسائیون کو سرکاری مدارس مین مذہبی تعلیم دیجاویگی یا انکے مذہبی مدارس کو روپیہ سے مدد ملیگی - مسلمان اور اُن کے مذہبی مدارس ان دونون صورتون معاونت سے محروم رہینگے - اور یہہ امر جیسا کہ (مضر یا مفید) بحق اسلام ہے ظاہر ہے -

بعض لوگون کا یہہ خیال ہے کہ سرکاری مین مذہبی تعلیم مسلمانون کے لئے ہوئی بہی تو کیا ہوگی - مذہبی تعلیم اہل اسلام کے لئے تو اپنے ہی گہرون اور مسجدون مین اور اپنے ہی مقدس علماء سے مناسب ہے -

یہ خیال بہی اُن لوگون کی نسبت تو صحیح ہے جنکو اپنے گہرون مین اور مسجدون مین اپنے علماء سے دینی و دنیوی تعلیم میسر و ممکن ہے - اور انکو سرکاری مدارس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی کچھہ پرواہ نہین ہے - ایسے لوگون کو ہم یہی نہین کہتے کہ وہ سرکاری مدارس مین جاوین اور وہان جاکر دین سیکھین -

مگر یہہ خیال ان لوگون کے حق مین غلط و زہر قاتل ہے جو مسجدون کا دروازہ نہین دیکھتے اور گھر دن بہر خدا کا نام نہین لیتے تولّد ہوتے ہی اے بی سی کے سواے کچھہ نہین پڑہتے اور سرکاری سکولون کو قبلہ حاجات و کعبہ مرادات دنیوی جانتے ہین - ایسے لوگون کے لئے اگر سرکاری سکولون مین بھی مذہبی تعلیم کا بندوبست ہو تو پہر وہ مذہبی تعلیم کہان پاوینگے -

مانا کہ سرکاری مدارس مین مذہبی تعلیم جیسی چاہئے ویسی نہ ہوگی مگر مطلق نہ ہونے سے جیسی ہو ویسی بہتر ہے مثل مشہور ہے "ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ" - جسکو ہندی والے یون کہتے ہین - "کچھہ نہ ہونے سے کچھہ ہونا بہتر ہے" اور انگریزی مین یون کہتے ہین "سَم تھِنگ اِز بِٹر دِین نَہ تھِنگ" - اور بعض جوابات ایسے ہین جنمین مدارس مخالف اسلام پر نکتہ چینی کی گئی ہے (دیکھو جواب نمبر ۱۵ - ۱۹ - ۲۰ - ۲۴ - ۳۰ - ۵۷ - وغیرہ) جنمین مشنری سکولون کے واقعی معائب و نقصانات کا بیان ہے اور ان مدارس کی امداد کو کم کر دینا کی بابت رای دی گئی ہے اور نمبر ۴۲ لغایت ۴۶ جنمین زنانہ مدارس سے مشنری لیڈیون کی مداخلت کے برخلاف رائے دیگئی ہے ان جوابات کا بہی مفید و موید اسلام ہونا محتاج بیان و اثبات نہین ہے اور **بعض جوابات** ایسے ہین جنمین عام حالات مدارس دیسی و سرکاری کا بیان ہے (جیسے جواب نمبر ۴ لغایت ۹ و نمبر ۱۱ - ۱۲ وغیرہ اکثر جوابات جنمین مدارس کے طلباء کی تعداد - انکی علوم مروجہ کی کیفیت انکی طلباء کی لیاقت انکی مروج و مستعمل زبان کی حالت انکے نبہاو و چلاؤ کی صورت وغیرہ وغیرہ) یہہ جواب گو بظاہر تاریخی حالات مین جو اسلام سے اجنبی

Som thing is better than nothing -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

معلوم ہوتی ہین مگر درحقیقت یہہ سبہی جواب اسلام واہل اسلام کے موید ہین –
بطور تمثیل ایک دو جوابات کا مفید اسلام ہونا بیان کیا جاتا ہے –
دیکہو جواب نمبر ۱ مین اُردو زبان کا مدارس مین قایم رکہنا بیان کیا گیا ہے جسمین بظاہر ایک ایسی چیز کی تائید ہے جو ہندو و مسلمانان سب مین مشترک و مساوی الاستعمال ہے مگر غور سے دیکہا جاوے تو اسمین اسلام واہل اسلام کا زیادہ فائدہ متصور ہے – کیونکہ مسایل اسلام کا بہت سا حصہ اردو زبان مین پایا جاتا ہے جسکا رواج پنجاب مین سرکاری مدارس اور سرکاری عدالت کے سبب سے ہوا ہے – اور اگر سرکاری مدارس اور عدالتون سے اردو زبان اُٹہہ گئی تو چند سالون مین عام لوگون سے وہ حصہ اسلام بہی اُٹہہ جاویگا اور عام لوگون مین بجز نجات المومنین (پکی روٹی کے (پنجابی زبان مین چہوٹے چہوٹے رسایل مین جنمین نماز و طہارت کے مسایل ہین) کچہہ جاننے والا نظر نہ آویگا – ایسا ہی اور بلاد کا حال ہے جہان اردو زبان روزمرہ کی عام زبان نہین ہے – اور مسلمانون مین اکثر لوگون کا ٹکرا کہانا بہی اسی اردو کے ذریعہ سے ہے – اور اگر اردو سرکاری مدارس اور عدالتون سے اُٹہایا گیا تو مسلمانان کو ایک عرصہ دراز تک (جبتک کہ وہ ہندی یا مہاجنی یا لنڈے نہ سیکہین) بہیکہ مانگنی پڑیگی – اب بتاؤ اس اردو کو قایم رکہنے کی بابت رائے دینا اسلام و اہل اسلام کے لئے مفید ہے یا نہین – رہا یہہ کہ اسمین اُن ہندوؤن کا بہی فایدہ ہے جو اردو کے ذریعہ سے معیشت چلاتے ہین سو فایدہ اہل اسلام کے منافی نہین – اسلام مین یہہ بخل نہین کہ بات وہی کہے جسمین اپنا فایدہ ہو اور دونکو اسکا نفع نہ پہنچے –

نمبر ۵ و ۷ و ۱۶ لغایت ۱۹ و ۳۲ و ۳۳ لغایت ۳۸ مین موجودہ مدارس سرکاری سے سرکار کا اہتمام اُٹہائے جانے اور انکا اہتمام دیسی اشخاص کے سپرد ہونے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور دیسیون کو اختیارات کامل عطا ہونے اور دیسی مدارس کے لئے شروط امداد کو ہلکا کرنیکی بابت رائے دیگئی ہے جو ایک صرف مسجد نشین مولوی صاحب یا حجرہ نشین صوفی صاحب کو کچہری والون کی گپ معلوم ہوتی ہے مگر اسمین اسلام واہل اسلام کی کمال خیرخواہی و دوست گیری پائی جاتی ہے -

اسکا حال ذرا گوش ہوش سے تعصب و خودپسندی کی روئی نکالکر سُنین تو معلوم ہو کہ ان باتون کی استفسار و بحث سے سرکار کی کیا غرض ہی ہے اور اسکا اثر و نتیجہ کس قوم کی کامیابی و نامرادی ہے - اور انجمن ہمدردی کو ان جوابات سے کیا مدنظر - پس واضح ہو کہ **کمیشن تعلیم** کے قایم ہونیسے **غرض** و علت غائی یہہ ہے کہ سرکار اعلی تعلیم سے سبکدوش ہو جاوے اور اسکا بوجھ اورون کی گردن پر ڈالے - جیسا کہ ولایت یوروپ مین دستور ہے - **اور مراسلہ** کورٹ آف ڈایرکٹرز کا (جو ۱۸۵۴ء مین ڈسپیچ ہوا تھا) عین یہی منشاء ہے اسی دستور کے جاری کرنے اور اسی منشاء کے پورا کرنے کو یہہ کمیشن تعلیم قائم ہوئی ہے اور وہ ان باتون کے استفسار سے یہہ معلوم کرنا چاہتی ہے کہ آیا دیسی لوگ اس بوجھہ کے اُٹھانے کے لایق ہوئی یا آیندہ کسی طور سے ہو سکتے ہین یا نہین ؟ - **اسکے جواب** مین جو کچھہ کسی کے سمجھہ مین آیا اُس نے کہا - بعض **انجمنون** اور خاص اشخاص نے یہہ کہا ہے کہ ابھی ملک اس بوجھہ کے اُٹھانے لایق نہین ہوا - سرکار اس بوجھہ سے سبکدوش ہونیکا قصد نہ کرے اور اعلی تعلیم کے اہتمام سے دست بردار نہ ہو جائے - ان لوگون نے یہہ خیال کر لیا ہے کہ ہم اس بوجھہ کے اُٹھانے سے انکار کرین گے تو سرکار خواہ مخواہ اسکی متحمل رہیگی اس سے سبکدوش نہ ہوگی اور مضمون مراسلہ ۱۸۵۴ء و غرض کمیشن تعلیم کو سوچا یہہ نہ سمجھا کہ یہہ سبکدوشی تو عین مدعا سرکار ہے ہم یہہ بوجھہ نہ اوٹھاوینگے - تو سرکار اس بوجھہ کو غیر دیسی اشخاص (پادری لوگ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بہتائی سے اسکے متحمل ہونیکو مستعد وتیار ہین) کے سر پر رکہدی گی -

انجمن ہمدردی نے اس غرض ومنشاء کمیشن ومراسلہ کو پاکر یہہ جواب دیا ہے کہ اگرچہ بالفعل اور دم نقد ملک کی ایسی حالت نہین ہے مگر دیسی اشخاص مین اس بوجہ کے اٹہانیکی صلاحیت ولیاقت موجود ہے - اگر سرکار انکو روپیہ سے کافی مدد دے اور اختیارات کامل یورپین اشخاص کیطرح عطا کرے تو وہ اس بوجہ کے متحمل ہونیکو طیار ہین -

اس غرض ومنشاء کو ادہر پادری لوگ (حضرات پادری) ہی تاڑ گئے اور اعلی تعلیم کا بوجہہ اٹہانیکو آمادہ ہوئے - انکی تعلیم مین ایک مذہبی تعلیم کا جزو لازمی ہونا انکی مراد کا ستداہ تہا یا رون نے اسکو یون اٹہایا کہ مذہبی تعلیم کو غیر لازمی (اختیاری) کردیا -

پس اگر سرکار نے مضمون مراسلہ مشتہرہ کو پورا عمل مین لانا اور اعلی تعلیم سے سبکدوش ہوجانا چاہا اور ادہر دیسی لوگون مین سے کسی نے اس تعلیم کا بوجہہ اٹہایا تو سب کچہہ بنا بنایا کیا کرایا پادریون کے ہاتہہ آئیگا - جسمین بیچارہ اُن مسلمانون کا جو اعلی تعلیم کے طالب ہین گلا تو بغیر چہری کٹ جائیگا کیونکہ اگر اونہون نے اعلی تعلیم کے طمع سے مشنری سکولون مین قدم ڈالا تو انکو خواہ مخواہ عیسائی یا حاف عیسائی ہونا پڑیگا - اسلئے کہ گو وہان بظاہر مذہبی تعلیم لازمی نہ ہوگی مگر باطنی کششین (انعام ومزید کوشش واہتمام تعلیم) ایسے لگی رہینگی جس سے وہ اختیاری ہی لازمی سے بڑہکر اثر پیدا کریگی -

اور اگر اونکو مذہبی خیال سے مشنری سکولون سے نفرت رہی تو اور جگہہ انکو اعلی تعلیم میسر نہ ہوگی جس سے انکی حالت افلاس وابتری روز بروز بڑہتی جائیگی -

اور اگر انجمن ہمدردی کی رائے نے گورنمنٹ اور دیسی اشخاص پر اثر کیا اور درصورت دست برداری سرکار کی اعلی تعلیم سے اس تعلیم کا بوجہہ دیسی اشخاص نے اپنے ذمہ لیلیا اور گورنمنٹ نے انکو اس اہتمام وانصرام کے لئے کافی روپیہ دیکر پورا خود مختار بنادیا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تو اسکا نفع اہل اسلام بلکہ تمام ملک کو پہنچیگا اس سے سمجھہ لینا چاہیے کہ یہہ رائے انجمن ہمدردی کی کچہری والون کی گپ ہے یا سراسر مسلمانون اور ملک کی خیرخواہی -

شاید کوئی سوال کرے کہ اعلی تعلیم کی مسلمانون کو ضرورت ہی کیا ہے اسکے حاصل کرنیکو نہ وہ مشنری سکولون مین جانیکی حاجت رکھتے ہین نہ اور کہین اسکی تلاش کے محتاج ہین اگر اعلی تعلیم کو مشنریون نے سنبھال لیا تو کیا ہوا اور اگر کہین بھی اسکا نام ونشان نہ رہا تو کیا ہوا - **اسکا جواب** یہہ ہے کہ جو مسلمان اعلی تعلیم مدارس سرکاری کے محتاج وطالب نہین انکی نسبت تو ہمنے بھی اس تعلیم کو ضروری نہین ٹھہرایا اور نہ اس تعلیم کی نقل تحویل مین انکا ضرر بتایا ہے - ہمنے تو ان ہی لوگون کے حق مین اسکا ضرر بتایا ہے کہ جو اس تعلیم کے طالب ہین اور ان ہی کے ضرر کا لحاظ وعلاج کیا ہے -

اب یہہ دیکھنا ضروری ہے کہ تعلیم کے شایق مسلمانون مین اس تعلیم کے طالب زیادہ ہین یا غیر طالب زیادہ - جہانتک ہمکو غور ونظر ہے اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس تعلیم کے طالب زیادہ ہین - لہذا ان لوگون کے نقصان کا لحاظ ضروری ہے -

شاید کوئی **اسپر** بھی یہہ **اعتراض** کرے کہ جو اس تعلیم کے طالب ہین وہ خطا پر ہین پس انکی خطا مین اعانت وموافقت کیا ضرور ہے - اسکا جواب ذیل مین بحث تعلیم انگریزی کے ضمن مین معروض ہے -

اور **بعض جوابات** ایسے ہین جنمین ملک کے لئے عموماً اور مسلمانون کے لئے خصوصاً دنیوی عزت ورفاہیت کے وسایل واسباب بہم پہنچانے کی تائید کیگئی ہے (دیکھو جواب نمبر ۳۴ و ۴۷ جنمین عموماً انگریزی زبان کی تعلیم کو وسعت دینے کی درخواست کی گئی ہے - اور نمبر ۶ و ۷ وغیرہ جنمین خصوصاً مسلمانون کے لئے انگریزی کا خاص انتظام کرنے کی درخواست ہے)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اِن جوابات کا مفید اہل اسلام ہونا بھی ظاہر ہے۔ محتاج بیان نہین ہے مگر رفع اشتباہ ناواقفون یا متعصبون کے لیئے اسمین کسیقدر بحث ضروری معلوم ہوتی ہے **بعض لوگون** (متعصب مولویون یا جاہل صوفیون) کا یہہ **خیال و مقال** ہے کہ انگریزی پڑہنی گناہ ہے۔ پہر اِس انگریزی کے ذریعہ سے نوکریان کرنا اور دُنیا مین عزت و ترقی پیدا کرنا اور بہی سخت گناہ ہے۔ مسلمانون کو چاہیئے کہ صرف دینی علوم پڑہین۔ اور علم پڑہکر خدا کی یاد و عبادت مین لگے رہین نہ کسب کرین نہ تجارت کرین نہ نوکریون کی بلا مین پڑین۔ پس جو شخص یا جو کوئی جماعت مسلمانون کے لیئے انگریزی پڑہنے اور دنیاوی ترقی مین کوشش کرنیکے لیئے یہہ سامان مہیا کرتے ہین وہ انکے بدخواہ ہین جو انکو بلاؤن مین پہنساتے ہین خیرخواہ ہرگز ہرگز نہین ہین۔

اِس خیال و مقال کے دو جواب ہین **اول** یہہ کہ (جو بادی الرائے مین ہے) کہ اِس انجمن نے اُن لوگون کے لیئے انگریزی پڑہنی اور اس انگریزی ذریعہ سے دنیاوی عزت و رفاہیت حاصل کرنیکی تجویز و تائید نہین کی جو دینی علوم پڑہتے پڑہاتے ہین اور رات دن **قال اللہ قال الرسول** اور خدا کے ذکر و یاد مین مصروف ہین نہ انکو تجارت سے کام ہے نہ نوکری سے تعلق ہے وہ خدا کے کام مین لگے ہوئے ہین خدا انکے کام اورون سے کرا دیتا ہے اور پکی پکوائی بہجوا دیتا ہے۔ **بلکہ** یہہ تجویز و تائید اُن لوگون کے لیئے ہے جنکی ہمت رات دن دنیا و اسباب دنیا کیطرف لگی رہتی ہے۔ اُن لوگون کو انجمن ہمدردی نے یہہ تجویز بتائی (اور اسی تجویز کی تائید کی ہے) کہ وہ لوگ دُنیا ہی کے طالب ہین تو اس دنیا کو ذلیل طور پر اور ذلیل ہوکر حاصل نہ کرے بلکہ ایسے طور سے حاصل کرین جسمین وہ خود بہی آسایش و عزت سے عمر بسر کرین اور اپنی اور ابنائے جنس (خصوصًا ان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مولوی صاحبان و صوفی صاحبان اہل توکل) سے بھی سلوک کر سکین۔

دو روپیہ ماہوار کی سائیسی یا پانچ روپیہ کی چپراس کی نوکری یا دس روپیہ کی منشی گری پر اکتفا نہ کر بیٹھین بلکہ انگریزی علوم (جنکی اسوقت دنیا مین قدر و منزلت ہے) حاصل کر کے سو دو سو روپیہ کی ملازمت شروع جسمین ظلم و معصیت کی صریح مخالفت نہو حاصل کرین جس سے وہ عمدہ عمدہ کام کر سکتے ہین۔

دوسرا جواب (جو نظر غایہ سے پیدا ہوا ہے) یہہ ہے کہ اگر سوائے ان طالبان دنیا کے اور لوگون کو بھی انگریزی پڑھنی اور اس انگریزی کے ذریعہ دنیاوی عزت و رفعت حاصل کرنیکی رغبت دلائی جاوے تو اسمین بھی گناہ خواہ مخواہ دامنگیر نہین ہوتا، بلکہ اسمین ثواب اخروی و رضاء الہی کا حصول بھی ممکن و متوقع ہے۔

مسلمان کے لئے انگریزی زبان کے پڑھنے یا سیکھنے یا بولنے کی ممانعت شرع مین کہین وارد نہین ہے اور نہ اس ممانعت کی کوئی وجہ معلوم ہوتی ہے۔

اگر مانعین کے خیال مین ممانعت کی وجہ یہہ ہے کہ یہہ کافرون کی زبان ہے تو یہہ وجہ محض فضول ہے کیونکہ اس سے یہہ لازم آتا ہے کہ ہندی اور فارسی بلکہ عربی پڑھنی اور سیکھنی بھی منع ہو جاوے اسلئے کہ ہندی دراصل ہندؤن کی زبان ہے۔ فارسی پارسی آتش پرستون کی۔ مسلمانون کے استعمال مین یہ دونو زبانین پیچھے کر آئی ہین۔

عربی زبان بھی اگرچہ آنحضرت صلعم کی زمانہ نبوت و بعثت کے بعد مسلمانون کے استعمال مین آئی ہے مگر پہلے تو وہ بھی کافرون (ابو جہل و ابو لہب) کی زبان تھی۔ اُن لوگون کا یہ خیال صحیح ہوتا تو خدا تعالی اپنی مقدس کلام (قرآن مجید) کو اس عربی زبان مین جسکو کافر بولتے تھے نازل نہ فرماتا۔

قرآن پر کیا حصر ہے سبھی کتابین آسمانی ہر ایک نبی پر اس زبان مین نازل ہوئی ہین جو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جو اس نبی کی قوم کی (کافر ہی کیون نہو) زبان تہی چنانچہ خدا تعالی نے فرمایا ہے

وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه لیبین لهم - ابراہیم ع ۱-	ہمنے کوئی رسول نہین بہیجا مگر اسکی قوم کی زبان کے ساتہہ تاکہ وہ ان کے پاس

ہماری وحی و احکام بیان کرے - خدا یتعالی کا یہہ فرمانا اور قرآن وغیرہ کتب کا ہر قوم کی زبان مین اتارنا اس بات پر کامل اور روشن دلیل ہے کہ کسی زبان کو (کافرون کی کیون نہ ہو) استعمال مین لانا گناہ نہین ہے - انحضرت کے حکم و عمل کو دیکہا جاوے تو اس سے بہی یہی ثابت ہوتا ہے کہ غیر مذہب والون کی زبان سیکہنی منع نہین ہے -

صحیح بخاری مین بطور تعلیق - اور تاریخ بخاری مین باسند زید بن ثابت

عن زید بن ثابت ان النبی صلعم امرہ ان یتعلم کتاب الیهود حتی کتبت للنبی صلعم کتبه واقرئته کتبهم - (بخاری صفحہ ۱۰۶۸)	سے روایت ہے کہ انحضرت نے انکو حکم دیا کہ یہودیوں کی خط و کتابت سیکہہ لین وہ کہتے ہین میںنے سیکہہ لی یہانتک کہ مین انحضرت کو یہودیون کے لئے خط لکہہ دیتا اور انکے خط پڑہ سنایا

اور اگر سبہی لغات اور زبانون کا واضع (بنانے والا) خدا یتعالی کو تسلیم کیا جاوے چنانچہ شیخ ابو الحسن اشعری کا قول ہے - جو کتب اصول و تفاسیر مین منقول ہے

وعلم آدم الاسماء کلها (بقرہ ع ۴-) ومن آیته خلق السموت والارض واختلاف السنتکم والوانکم (روم ع ۳) (القول الثانی) وهو المشهور ان المراد اسماء کل ما خلق الله من اجناس المحدثات من جمیع اللغات المختلفة اللتی	اور ان آیات قرآن کا کہ خدا یتعالی نے آدم کو ساری چیزون کے نام سکہائے" اور "تمہاری زبانون اور رنگون کا اختلاف خدا یتعالی کی نشانیون سے ہے" بہی اسیطرف اشارہ ہے چنانچہ امام الرازی نے تفسیر کبیر مین بہی پہلی آیتہ کی تفسیر مین کہا ہے کہ خدا تعالی نے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

يتكلم بها ولد آدم اليوم من العربية
والفارسية والرومية وغيرها وكان ولد
آدم عليه السلام يتكلمون بهذه اللغات
فلما مات آدم وتفرق ولده في نواحي
العالم تكلم كل واحد منهم بلغة
معينة من تلك اللغات فغلب
عليه ذلك اللسان فلما طالت
المدة ومات منهم قرن
بعد قرن نسوا سائر اللغات
فهذا هو السبب في تغير الالسنة
في ولد آدم عليه السلام (تفسير كبير)
وقال الله تعالى ومن آياته خلق
السموات والارض واختلاف
السنتكم والوانكم ولا يجوز ان
يكون المراد منه اختلاف تاليفات
الالسنة وتركيبها لان ذلك في
غير الالسن اجلى واكمل فلا يفيد تخصيص
الالسن بالذكر فبقي ان يكون المراد
اختلاف اللغات (محصول الرازي)

نے آدم علیہ السلام کو عربی فارسی رومی وغیرہ
لغات سکھائے جو اسوقت آدم کی اولاد
ان سب لغات کو استعمال کرتے ہیں جب
آدم علیہ السلام فوت ہوئے تو اولاد آدم
اطراف عالم میں متفرق ہوگئے۔ پس وہ
ان نواح میں ایک ایک زبان بولنے لگے
جب ان پر ایک زبان غالب ہوگئی اور اسمیں
ایک مدت گذر گئی اور اسمیں کئی پشتیں فوت
ہوگئیں تو انکو اور بہت زبانیں بھول گئیں
اور اپنی کتاب **محصول** میں دوسری
آیۃ کو مذہب شیخ ابوالحسن کے تائید میں
نقل کرکے کہا ہے کہ اس سے زبانوں کی
اختلاف ترکیب مراد نہیں ہے۔ یہ ترکیب
زبانوں کے سوائے اور چیزوں میں بڑھکر
پائی جاتی ہے۔ پھر زبان کی تخصیص سے
کیا فایدہ۔ پس یہی بات رہی کہ اس سے
بولیوں کے اختلاف مراد ہیں۔ **تو اس**
صورت میں آسانی سے جھگڑا اٹھ جاتا ہے
کیونکہ اس تقدیر پر یہ بھی زبانیں خدا کی زبانیں
ہوئیں۔ پھر اسکے نبی اور صفی آدم علیہ السلام کیں۔ کسی کافر کے کفر کا
اسمیں دخل نہ ہوا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس بیان سے (یقین ہے) ناظرین کو ثابت ہوگا کہ انگریزی زبان سیکھنے
کی شرع میں کوئی ممانعت نہیں ہے - انگریزی اس حکم جواز تعلم میں بعینہٖ ایسی
ہے جیسکہ ہندی وفارسی وعربی - **رہا یہہ امر** کہ ان زبانوں میں ترجیح
وفضیلت کس زبان کو ہے سو حسب اختلاف اغراض مختلف حکم رکھتا ہے -
آخروی اغراض کی نظر سے مسلمانوں کے لئے عربی زبان افضل ہے کیونکہ
انکے دینیات انکی عبادات عربی زبان میں ہیں - انکی کتاب مقدس انکے
رسول مقبول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی یہی زبان ہے - اس سے مسلمانوں کے
دینیات وعبادات کے لئے تو عربی کی ضرورت ثابت ہی ہے - اور اگر وہ
باہمی بول چال روزمرہ میں بھی عربی زبان ہی کو استعمال کریں تو یہ بھی
اخروی ثواب سے خالی نہیں - کیونکہ اسمین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری
پوری پیروی ومشابہت پائی جاتی ہے - اور دنیوی اغراض کی نظر سے
ہر ایک کو عام کارروائیوں کے لئے اسکی مادری زبان افضل ہے اور خاصکر
اعلی درجہ کی نوکریاں اور دنیاوی عزت حاصل کرنیکے لئے آجکل انگریزی
زبان ہی افضل ہے جو بادشاہ وقت کی زبان ہے - **ہاں** بعض انگریزی
کتابوں کے مضامین ایسے فلسفیانہ وملحدانہ ہوتے ہیں جنسے لوگوں کے عقائد
مسلّمہ خراب ہوجاتے ہیں **یہی وجہ** ہے کہ اکثر لوگ جو انگریزی پڑھتے ہیں
پابندی مذہب چھوڑدیتے ہیں **مگر اسکا** علاج یہ نہیں کہ انگریزی پڑھنے
سے لوگوں کو منع کیا جاوے یہہ علاج **تب** کارگر ہوسکتا ہے جبکہ انگریزی
کے متعلق لوگوں کے غرض دنیاوی نہ ہو اور منع کرنیسے انکا انگریزی پڑھنا
متوقع ہو - **بلکہ** اسکا علاج یہہ ہے کہ اس انگریزی کے ساتھہ مذہبی تعلیم کو
بھی شامل کردیں اور ان لوگوں کے لئے جو انگریزی پڑھنا چاہیں مذہبی تعلیم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے اسباب و وسایل بہم پہنچاوین - جنکے ذریعہ سے انکے عقاید خراب ہونے سے بچ سکین - چنانچہ انجمن ہمدردی نے اپنے جوابات اور ضمیمہ رپورٹ مین اسی پر زور دیا ہے - اور گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ سرکاری مدارس مین بھی اول گھنٹہ مذہبی تعلیم ہوا کرے اور ان مدارس کو جو مذہبی تعلیم کے لئے مخصوص ہین روپیہ سے مدد دیجاوے - اس علاج کے عمل مین لانیسے لوگون کو اپنا مطلب دنیاوی بھی ہاتھ آجائیگا اور انکا ایمان بھی ہاتھ سے نہ جاویگا - **اسکی مثال** (یا نظیر) یہہ ہے جو پچھلے زمانہ کے علماء اسلام نے علم منطق و فلسفہ کے (جسمین عقاید اسلام کے صریح مخالف عقاید مین جیسے عالم کا قدیم ہونا - آسمان کا خرق والتیام محال ہونا - آسمان کا متحرک رہنا - جسم کا ہیولی اور صورت سے مرکب ہونا وغیرہ وغیرہ) ضرر کا علاج کیا ہے - جب ان علوم کو عقاید اسلام نے مخالف پایا اور ان کو چھوڑ دینا مناسب وقت نہ دیکھا یا لوگون سے انکا چھوٹنا ناممکن سمجھا تو اسکے ساتھ ساتھ کتب عقاید و کلام کا پڑھنا شروع کر دیا اور اسمین ان عقاید کے برخلاف عقاید اسلام کو مدلل اور موید کر دیا **اگرچہ** پہلے علماء نے اسکا علاج یہہ کیا ہے کہ منطق و فلسفہ پڑھنے سے منع کیا ملکہ اسکے ساتھ ہی علم کلام و عقاید سے بھی روکا (چنانچہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱ و ۲ جلد اول مین اسکی تفصیل ہو چکی ہے - **مگر** اکثر بلاد و اقالیم مین اسپر عمل درآمد نہین ہوا - ابتداء سے اسوقت تک ہندوستان بھر کا یہی حال رہا ہے کہ بڑے بڑے مدارس اور نامی شہرون (دیوبند - دہلی - سہارنپور - لکھنؤ وغیرہ) مین کتب فلسفہ یونانی (میبذی صدرا وغیرہ) بھی پڑھائی جاتی ہین اور اسکے ساتھ شرح عقاید و خیالی کا بھی درس ہوتا ہے -

یہہ کوئی نہین کرتا کہ منطق کو بالکل موقوف کر دے - یہی علاج ضرر انگریزی کا کرنا چاہئے جو لوگ انگریزی پڑھنا چاہین انکو مذہبی تعلیم مین پختہ کیا جاوے دیا جاوے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مذہب سے واقف ہوکر ضرر عقاید باطلہ کتب انگریزی سے بچ جاوینگے اور اس انگریزی
کے ذریعہ سے دنیاوی عزت اور معزز نوکریاں بھی حاصل کرینگے

اسمیں اُن لوگوں کا یہ خیال کہ نوکریاں و دُنیاوی عزت حاصل کرنا گناہ ہے
اور ہر ایک کو بجز ذکر و عبادت اور کوئی کام کرنا جایز نہیں ہے سراسر جہالت
کا نتیجہ ہے جسپر کوئی شہادت و دلالت کتاب و سنت و اثار سلف امتہ میں پائی
نہیں جاتی -

ایسے ہی جاہلانہ خیالات والے لوگوں کے ہاتھ سے دین اسلام اس درجہ
ضعف و غربت کو پہنچا ہے - انہی حضرات کے اغوا سے اہل اسلام کی ایسی حالت
ذلت و افلاس ہو رہی ہے جسکی بیان کی ضرورت نہیں - **الحق** یہہ لوگ باوجود
دعوی دوستی و خیرخواہی اسلام اسلام کے سخت دشمن ہیں اور کیوں نہ ہوں
مثل مشہور ہے کہ نادان دوست دانا دشمن سے بدتر و زیادہ تر
ضرر رساں ہوتا ہے -

انہی لوگوں کے یمن و برکت سے مسلمان ایسی حالت کو پہنچ گئے ہیں کہ اپنا
کوئی قومی کام اشاعت دین اسلام بے دغدغہ نہیں کر سکتے - قومی کیا شخصی کاموں
میں بھی عاجز اور درماندہ ہیں **ایک ہندو** یا عیسائی صداقت و حقانیت
دین اسلام دیکھکر مسلمان ہو جاتا ہے تو اس خاص شخص کے لئے کوئی کفالت معاش
چند روزہ (جنمیں وہ مسایل دین اسلام سے بخوبی واقف ہو جاوے) نہیں
کر سکتا - **ایک رسالہ** یا کتاب اسلام کی تائید میں کوئی چھپوانا چاہے تو
دربدر بھیک مانگتا پھرتا ہے کوئی کوڑی ہاتھ پر نہیں رکھتا - میرے اس بیان میں
غالباً کسیکو شک نہوگا اگر کوئی ایسا شخص (جسکی آنکھ پر تعصب و جہالت کی پٹی
بندھی ہوئی ہے) اس سے انکار کریگا تو میں اُن نومسلم اشخاص کی (جو [illegible]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میرے سامنے مسلمان ہوئے اور اب تک وہ تمگرے کی محتاجی سے حیران و پریشان پھرتے ہین) اور اُن کتب و رسایل کی جو مُبیدین اسلام مین تالیف ہوئے ہین پیر وپیہ کے نہ ہونے سے سال ہا سال سے تنگ رہے ہین فہرست دون گا۔ یہہ لوگ پہلی صدیون مین ہوتے تو دین اسلام مدت کا ختم ہوا ہوتا اسکا اثر ونشان ملک ہند تک کبھی نہ پہنچتا۔

ان ظالمون اور اسلام کے دشمنون کو ان باتون سے تو کچھہ اثر ہوگا۔ بلکہ ادہر ہم پر طیش و جوش آئیگا۔ انکو اپنے خیال کی غلطی تب معلوم ہو جبکہ انکے فتوحات و اذہان بند ہو جائین۔ جو لوگ کسب تجارت و نوکریان کر کے انکے پیٹ بہرتے اور انکے آگے کہانا روپیہ لا دہرتے ہین وہ کسب و تجارت چہوڑکر انکی طرح ننگ ہو جاوین اور انکے پاس مسجدون اور خانقاہون مین آکر ڈیرے لگا بیٹہین۔ اور پہر آسمان سے قوم بنی اسرائیل کا سامن وسلوے یا غیب الغیب سے حضرت مریم علیہا الصلوۃ والسلام کیطرح میوجات ورزق نازل نہ ہو تو ان حضرت کو اپنی غلطی خیال کا پتہ لگے پہر تو یہ بہی کہین کہ کسب و تجارت و نوکری ملازمت (انگریزی کے ذریعہ سے کیون نہ ہو) حلال ہے اور یہہ عبادت اطاعت کا عین ذریعہ و وسیلہ ہے۔ خیر ان حضرات سے ہمکو کیا کام وہ مانین خواہ نہ مانین ہم اپنے اور مسلمانون بہائیون کو حق بتاتے ہین اور وہ آیات و احادیث و آثار سناتے ہین جنسے دنیاوی کسب و طلب مال کی ترغیب پائی جاتی ہے۔ اور فقیر محتاج ہونیکی مذمت نکلتی ہے۔

خداتعالی نے حضرت داؤد و سلیمان کو بادشاہ کیا اور اسکو اپنا فضل فرمایا اور اسپر احسان ظاہر کیا چنانچہ سورہ نسا مین ہے کیا یہودیون

ام لہم نصیب من الملک فاذا لا یؤتون الناس نقیرا۔ الحدیث	کے لئے بادشاہت مین کچھہ حصہ ہے؟ ہو تو لوگون کو کہٹلی کہجور کی سوراخ کے برابر کچھہ نہ دین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الناس علیٰ ما اتٰهم الله من فضله۔ فقد اتینا اٰل ابراهیم الکتاب والحکمة واتینهم ملکًا عظیما۔

کیا وہ لوگون سے اس پر حسد کرتے ہین کہ خدا نے انپر فضل کیا۔ ہمنے ابراہیم کی اولاد کو کتاب اور حکمت دی اور انکو بڑی بادشاہت دی ہے۔

یہان آل ابراہیم سے حضرت سلیمان اور حضرت داؤد مراد ہین چنانچہ عامہ مفسرین نے تصریح کی ہے اور صورہ **ص** مین حضرت داؤد کے حق مین صریح ہی آگیا ہے کہ ہمنے اسکی بادشاہت کو قوت دی۔ اور حضرت سلیمان سے نقل کیا ہے

وشددنا ملکه واتینٰه الحکمة وفصل الخطاب

رب اغفرلی وهب لی ملکًا لاینبغی لاحد من بعدی

ولقد اتینا داؤد منا فضلا (سبا ع ۲)

ای خداوند مجھے ایسی بادشاہت دے جو میرے سوا اور کسیکی نہو۔

اور فرمایا ہمنے داؤد کو اپنی طرف سے فضل (مال اور بادشاہت) دی۔

حضرت سلیمان و داؤد کے پاس جس قدر دولت و حشمت و مال اسباب دنیاوی موجود تہا اسکی تفصیل قرآن مین اور اسکی تفسیرون مین ہے اس مقام مین اسکی گنجایش یہان نہین ہے، اور **خدا تعالی** نے عمومًا مومنون کو ارشاد فرمایا ہے کہ اگر حج کے دنون اور حج کے

لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم (بقرہ ع ۲۵)

موافق مین تجارت کرنا چاہو تو تمپر کوئی گناہ نہین ہے، **صحیح بخاری** اور عامہ تفسیرون مین حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ زمانہ جاہلیت مین عکاظ و مجنہ و ذو المجاز تجارت کے بازار تہے جب اسلام کا وقت آیا تو مسلمانون نے انمین تجارت کرنی کو گناہ سمجہا جس پر خدا تعالی نے یہہ ارشاد کیا کہ مواسم مین بہی ان بازارون مین تجارت کرنیکا کچہہ گناہ نہین۔

سورہ **جمعہ** مین ارشاد ہے کہ جب نماز پوری ہو جاوے تو زمین مین پہرو اور

فاذا قضیت الصلوٰة فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل الله (جمعہ ع ۲)

خدا کا فضل تلاش کرو۔ اس آیہ مین باتفاق عامہ تفاسیر فضل سے تجارت مراد ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور آنحضرت نے فرمایا ہے کہ کسب حلال طلب کرنا بھی بعد فرائض ایک فرض ہے

عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ طلب کسب الحلال فریضۃ بعد الفریضۃ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

مرقاۃ شرح مشکوۃ مین لکھا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ کسب حلال کی فرضیت فرایض (معمولی) نماز روزہ حج وغیرہ دوسرے درجہ پر ہے - اور کہا کہ یہ اُس شخص کے لئے ہے کہ اپنے خرچ مین اپنے کسب کا محتاج ہو اسکا خرچ دوسرے کے ذمہ نہو (جیسے بیوی کا خرچ میان پر ہے اور چھوٹے اولاد کا ماں باپ پر)

اور آنحضرت نے فرمایا ہے کہ کبھی کسینے اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کوئی کھانا نہیں کھایا اور اللہ کے نبی داؤد اپنے ہاتھوں کی کمائی کھایا کرتے اور آنحضرت نے فرمایا ہے

قال رسول اللہ ما اکل احد طعاما قط خیرا من ان یاکل من عمل یدیہ - وان نبی اللہ داؤد کان یاکل من عمل یدیہ - رواہ البخاری

قال النبی صلعم ان اطیب ما اکلتم من کسبکم وان اولادکم من کسبکم - (رواہ الترمذی)

قال رسول اللہ صلعم ان اللہ یحب العبد التقی الغنی الخفی او الخفی خامل القوم فی ذکر الغنی فقال رسول اللہ صلعم لا باس بالغنی لمن اتقی اللہ عز وجل (رواہ احمد)

کہ جو کچھ تم کھاتے ہو اسمین ستھرا اور پاکیزہ وہ کھانا ہے جو اپنی کمائی سے کھاتے ہو - اور تمہاری اولاد بھی تمہاری کمائی سے ہے (یعنی اسکی انکا مال بھی تمہارے لئے پاکیزہ اور ستھرا ہے) - اور آنحضرت نے فرمایا ہے خدا اس بندہ کو دوست رکھتا ہے جو پرہیزگار اور مالدار اور لوگون پر شفیق (یا گوشہ نشین) ہو - ایک دفعہ آنحضرت کے اصحاب مالدار ہونیکے باب مین بحث کر رہے تھے تو آنحضرت نے فرمایا خدا سے ڈرے اسکے لئے مالدار ہونے کا کوئی ڈر نہین ہے -

اسی نظر سے آنحضرت صلعم خدا تعالی کی جناب مین غنا اور مال کے لئے دعا مانگتے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور فقیری و ذلت سے پناہ طلب کرتے

اللهم انی اسالك من صالح ما تؤتی الناس من المال والاهل والولد غیر ضال ولا مضل

ایک دعا مین آپنے فرمایا ہے ای خداوند مین تجھ سے سوال کرتا ہون کہ تو مجھے مال اور اولاد دے جو گمراہ نہ ہو اور نہ گمراہ کرے ۔

اللهم انی اعوذ بوجهك الکریم وباسمك العظیم من الکفر والفقر

اور ایک دعا مین یہہ فرمایا ہے خدایا مین تیرے بزرگ مونہہ اور تیرے بزرگ نام کے ساتہہ کفر اور فقیری سے پناہ لیتا ہون ۔

اللهم انی اعوذ بك من الکفر والفقر قال رجل ویعدلان قال نعم ۔

ایک دعا مین آپنے کہا ہے اے خداوند مین کفر اور فقیری سے تیری پناہ چاہتا ہون ۔ اسپر ایک شخص نے سوال کیا کہ کیا کفر اور فقیری برابر ہین (کہ آپنے دونون سے یکسان پناہ مانگی ہے) آپنے جواب دیا ہان برابر ہین ۔

اقض عنا الدین واغننا عن الفقر ۔

ایک دعا مین آپنے فرمایا ہے ای خداوند ہمارا قرض ادا کر ۔ اور ہمکو فقیری سے غنی کر ۔

اللهم انی ضعیف فقونی وانی ذلیل فاعزنی وانی فقیر فارزقنی ۔

ایک دعا مین آپنے یہہ کہا ہے اے خداوند مین ضعیف ہون مجھے قوت دے ۔ مین ذلیل ہون مجھے تو عزت دے مین فقیر ہون مجھے روزی دے ۔

اللهم اعنی علی دینی بالدنیا وعلی اخرتی بالتقوی

ایک دعا مین آپنے فرمایا ہے اے خداوند مجھے دین پر دنیا کے ساتہہ مدد دے اور آخرت پر تقوی کے ساتہہ مدد دے ۔

اللهم انی اعوذ بك من بطر الغنی ومذلة الفقر ۔

ایک دعا مین ہے خدایا مین دولتمندی کے تکبر اور فقیری کی ذلت سے تیری پناہ مانگتا ہون

یہہ دعائین اکثر کتب صحاح و سنن مین مروی ہین جو لوگ ان کتابون کو نہ دیکھہ سکین وہ ایک چھوٹے سے رسالہ حزب اعظم مین ان دعاؤن کو ملاحظہ کرین ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہی وجہ ہے کہ آنحضرت کے اکثر اصحاب اور اُنکے صحبتین تابعین اور اُنکے پچھلے ایمہ دین کسب وتجارت کرنے اور مالدار تھے۔ اور اسی مال کے ذریعہ سے اُنہون نے دینی اور قومی کام کئے۔

حضرت عثمانؓ نے اپنی جیب خاص سے جیش العُسرۃ (جسمین آنحضرت نے اپنے مخالفون اور دین اسلام سے بیجا مزاحمت کرنیوالون پر آخری چڑہائی کی تھی) تین سو اونٹ معہ اُنکے پالان وغیرہ سامان کے تیار کردئے۔

مدینہ شریف مین صرف ایک ہی میٹھا کنوان تھا جسپر ایک یہودی قابض تھا اور وہ عام لوگون کو پانی نہ لینے دیتا۔ آپ نے اسکو پینتیس ہزار درہم (تقریبًا ساڑھے آٹھ ہزار روپیہ) سے خرید کر وقف کردیا۔

اسی قسم کے اور صدہا کام صحابہ نے کئے جو سب مالداری کے نتائج تھے۔

انمین ایسے لوگ کم تھے جو مالدار ہونے کو پسند نہ کرتے† اور ایسے تو بہت ہی کم تھے جو کسب وحرفت کو چھوڑکر آنحضرت کے پاس بیٹھے رہتے‡۔

اصحاب صفہ زہد وتقلل مین بڑے فایق وضرب المثل تھے پر وہ بھی رات کو عبادت کرتے دن کو جنگل سے ایندھن اٹھاکر لایا کرتے۔

الحاصل جہانتک ہمکو کتاب وسنت مین نظر ہے اس سے ہمنے یہی دیکھا ہے کہ کسب کرنا اور مالدار ہونا مطلقاً گناہ نہین ہے۔ خاصکر اس زمانہ مین کہ قناعت وعفت کم ہوگئی ہے بے صبری بڑہ گئی ہے عوام کا تو کیا ذکر ہے خواص (جنہون نے قرآن اور دین کو دنیا کی تابع کیا ہوا ہے۔ جدہر دنیا کا رُخ دیکھتے ہین ادہر قرآن کو پھیر دیتے ہین۔ جس بات کو لوگ (روٹی پیسہ دینے والے) پسند کرتے اسیکا ثبوت‡‡ قرآن سے نکال لیتے ہین۔ کئی ایسے ہین کہ کلیتہً دین اسلام سے خارج ہوکر دین عیسائی یا نیچری پن یا دہریہ پن اختیار کرچکے ہین۔ اگر اُنکے پاس دین وقرآن سکے

† جیسے ابوذر غفاریؓ ‡ جیسے ابوہریرہؓ یا ایک اہل حرفہ کا بھائی جسکی شکایت اُس نے آنحضرت کے پاس کی تھی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سوائے کوئی اور ہنر و کسب ذریعہ معاش ہونا اور بلا تردد انکو کہانے کو ملتا تو وہ ان بلاؤن مین کیون مبتلا اور ہلاک ہوتے۔

سفیان ثوری جو ائمہ دین اور زمانہ تابعین مین تھے اپنے زمانہ مین فرماتے ہین کہ پچھلے زمانہ مین مال کو بُرا سمجھا جاتا تھا (یعنی اُن ہی لوگون مین جو معدودے چند زاہد تھے) آج تو وہ مومن کے لئے (ایمان) ڈہال ہے۔ اگر ہمارے پاس یہہ چند دینار نہوتے تو بادشاہ لوگ ہمکو اپنے ہاتہہ کا رومال بنا لیتے (یعنی اپنی خواہشون اور حکمون کے تابع کر لیتے) جسکے پاس مال ہو وہ اسکو سنبہال کر رکھے یہہ وہ زمانہ ہے کہ اگر اسکو مال کی حاجت پڑے تو وہ سب سے پہلے اسکے عوض دین کو خرچ کر ڈالے حلال مال مین اسراف کا احتمال نہین۔

عن سفيان الثوري قال كان المال فيما مضى يكره فاما اليوم فهو ترس المؤمن وقال لولا هذه الدنانير لتمندل بنا هؤلاء الملوك قال ومن كان في يده من هذه شيء فليصلحه فانه زمان ان احتاج كان اول من يبذل دينه وقال الحلال لا يحتمل السرف (مشكوة باب ...)

ان ہی حضرت کا یہہ قول ہے کہ دُنیا مین زاہد (بے رغبت ہونا) یہہ نہین کہ موٹے کپڑے (گاڑہا کمبل مثلاً) پہن لے اور خشک بے مزہ روٹی کہائے زاہد ہونا تو یہہ ہے کہ دُنیا پر امید (یا آرزو) کو کوتاہ کرے۔

وعن سفيان قال ليس الزهد في الدنيا بلبس الغليظ والخشن واكل الجشب انما الزهد في الدنيا قصر الامل (شرح السنة)

ایسا ہی امام مالک سے منقول ہے کہ آپ سے کسی نے پوچہا دُنیا مین زاہد ہونا کیا چیز ہے۔ آپ نے فرمایا حلال کہانا اور دنیاوی امیدون کو کوتاہ کرنا۔ **ایسا ہی آنحضرت** صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ زہد یہہ نہین کہ حلال

عن زيد بن الحسين قال سمعت مالكا وسئل اي شيء الزهد في الدنيا قال طيب الكسب وقصر الامل۔

عن ابي ذر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قال الزهادة ليست بتحريم الحلال واضاعة المال ولكن الزهادة فى الدنيا ان لا تكون بما فى يديك اوثق بما فى يدى الله (ترمذى)	(کسب ولذات) کو حرام کردے اور مال کو ضایع کرے زہد تو یہ کہ تو اپنے ہاتھ کی چیز پر خدا کے ہاتھ کی چیز سے زیادہ بھروسہ نہ کرے۔

ہان اسمین شک نہین ہے کہ جیسے مال اور کسب کی قران اور حدیث مین ترغیب وفضیلت آئی ہے ویسی بلکہ اس سے دہ چند اسکی ترہیب و مذمت بھی وارد ہے مگر وہ اسی صورت اور اسی حالت مین ہے کہ انسان مال اور کسب مین منہمک ہوکر اپنی اصلی اور اول درجہ کی فرض عبادت و ذکر سے (جسکی طرف آیۃ مندرجہ حاشیہ مشعر ہے)

†وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون ہمنے جنون اور آدمیون کو عبادت ہی کیلئے پیدا کیا ہے	غافل ہوجاوے اور لذات دنیاوی اور حظوظ نفسانی مین محو ہوجاوے۔

اور جو لوگ اس مال اور کسب مین خدا کی رضامندی اور تقرب حاصل کرین اور وہ اپنے کسی کام (بیع وتجارت وغیرہ) مین خدا کی یاد سے غافل نہ ہون جنکے وجود سے دوسرے آیۃ

وقال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله و اقام الصلوة۔ ایسے لوگ ہین جنکو بیع وتجارت خدا کے ذکر سے نہین روکتی۔	(منقولہ حاشیہ مخبر ہے) وہ اس ترہیب ومذمت سے بری ہین چنانچہ آیات واحادیث

سابقہ کا مفاد ہے اور اسی پر عامہ اہل علم کا اتفاق ہے کیا اچھا کہا جس نے کہا۔

† اس آیۃ میں صاف ارشاد ہے کہ اصل مقصود پیدایش مخلوقات سے ذکر و عبادت ہے باقی کام جیسے کہانا پینا کسب وتجارت اسی عبادت کے وسایل و ذرایع ہین کیا اچھا کسینے کہا ہے۔ ؎

خوردن بہر زیستن و ذکر کردن است ✝ تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است

پر جو لوگ یہ سمجھ رہے ہین کہ ہم صرف کہانے پینے اور روٹی کمانیکو پیدا ہوئے ہین اور ان امور مین وہ ایسے منہمک ہین کہ اپنے اصلی فرض عبادت کا نام نہین لیتے وہ سراسر غلطی پر ہین جیسے کہ وہ لوگ غلطی پر ہین جو کسب تجارت کو ناجایز یا خلاف افضل سمجھکر تارک ہو بیٹھے ہین اگر وہ الا لیعبدون کا یہ مطلب سمجھے ہین کہ بجز عبادت اور کوئی کام کرنا خدا کو مطلوب و مرغوب نہین تو چاہئے کہ وہ نماز و ذکر کے سوای کسب و تجارت سے علاوہ اور کسی کام ہی نہ کیا کرین نہ سوئین نہ کہانا کہائین نہ پانی پئین نہ کلام کرین اور اگر وہ ان افعال کو عبادت کی تکملات اور وسایل سمجھتے ہین تو ویسے ہی کسب و تجارت کو عبادت کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ع چیست دُنیا از خدا غافل شدن نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

اسکی ساتھہ ہی ہم یہہ بہی کہتے ہین اور اس پر یقین رکھتے ہین کہ دُنیا مین ایسے (لوگ جو کسب تجارت و مال و دولت مین رہکر خدا کو یاد کرین اور اپنے اصلی فرض کو نہ بہولین) بہت کم ہین چنانچہ فرمان واجب الاذعان خداوندی میرے بندے شکر گذار کم ہوتے ہین (وقلیل من عبادی الشکور) اسکی طرف مشعر ہے۔ اور یہہ امر (دُنیا دی ثروت مین رہکر خدا کو نہ بہولنا) اکثر اشخاص کی نسبت مشکل بہی ہے چنانچہ کسینے کہا ہے ع

باده خوردن و ہشیار نشستن سہل است ٭ گر بدولت برسی مست نگردی مردی

ولیکن اس قلت و اشکال کا لازمہ یہہ نہین ہے کہ کسب تجارت و مال دولت دنیا کو علی الاطلاق حرام سمجہا جاوے اور ہر کسیکو اس سے اجتناب کا حکم دیا جاوے۔ یہہ قلت اور اشکال تو ہر کار خیر (نماز روزہ وغیرہ عبادات) مین موجود ہے۔ بہت نمازی ایسے ہین جو اپنی نماز نیم شبی و دعائے سحری سے (خود پسندی و ریاء وغیرہ آفات کے سبب) بجز بیخوابی و تہکان کچھہ فایدہ نہین اٹہاتے۔ بہتیرے روزہ دار ایسے ہین جو اپنے روزہ سے (اسی قسم کے افات کے سبب) بجز بہوک و پیاس کے کچھہ ثواب نہین پاتے یہہ بات آنحضرت کی اس حدیث کا ٹہیک ترجمہ ہے جو حاشیہ مین منقول ہے اور اسی کے موافق کسینے کہا ہے

(قال رسول اللہ صلعم کم من صائم لیس له من صیامه الا الظماء وکم من قائم لیس له من قیامه الا السهر (رواه الدارمی))

ع کلید در دوزخ است آن نماز
کہ در چشم مردم گذارند دراز

حالانکہ اس نظر سے مطلق نماز پڑہنی اور روزہ رکہنی سے کسیکو منع نہین کیا جاتا۔ ایسا ہی کسب تجارت و تحصیل مال دولت سے علی الاطلاق کسیکو منع نہین کیا جاسکتا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور اس باب مین ملکہ ہر ایک امر متعلق خیر و شر مین اسی تفصیل کا جو شرع مین اسکی نسبت وارد ہے علماء پر بیان کرنا واجبات سے ہے اور اس سے کسی دنیاوی ممنوع ـ چنانچہ اسی قانون کے موافق اس مقام مین ترغیب و ترہیب و مدحت مذمت دنیا کے باب مین عمل ہوا ہے ـ

اب مین اس واعظانہ بحث کو جو بلا اختیار بنظر ہدایت و نصیحت اخوان مسلمین (خصوصاً حضرات موحدین صوفیاء و محدثین) طول ہو گئی ہے ختم کرتا ہون اور اسکے پڑہنے والون سے امید کرتا ہون کہ اس مضمون کو دیکھکر دنیاوی فنون و علوم (انگریزی فارسی وغیرہ) سیکھنے و پڑہنے اور ان کے ذریعہ سے دنیاوی عزت حاصل کرنیکو مطلقاً اور بہر حال ممنوع نہ سمجھین گے ـ اور انجمن ہمدردی کے ان جوابات کو جنمین انگریزی پڑہنی کی ترغیب دلائی گئی ہے مخالف اسلام نہ جانینگے بلکہ سراسر حمایت و نصرت اہل اسلام پر مبنی خیال کرینگے ـ

اور بعض **جوابات** شاید ایسے بہی ہون جنمین ناظرین کو کوئی دینی و دنیاوی فایدہ اہل اسلام نظر نہ آوے ـ اسمین اور نہین تو اتنا ہی فایدہ سمجہ لین کہ اپنے مطلب کی مفید بات کوئی تب ہی کہہ سکتا ہے جب دوسرے کی مطلب کی بہی کہے اور اس بات کے سبب وہ مخاطب کی نظر مین وقعت و وجاہت پیدا کرے ـ سرکار نے جس بات کو مفید مطلب سمجہکر انجمن ہمدردی کی رائے لی انجمن نے اسمین جو صحیح و قوی و راجح بات سمجہی اسکے موافق رائے دی اور اپنی رای کی وقعت و اصابت کمیش پر ظاہر کی ـ اس کے ذریعہ سے انجمن کو ان باتون کے کہنے کی بہی گنجایش ہوئی جو اسلام و اہل اسلام کے مفید مطلب تہین ـ اگر انجمن ان باتون (مفید مطلب سرکار) کی نسبت کچہہ رائے ظاہر نہ کرتے تو اسکے خاص خود غرضی کی باتین وہان کب سُنی جاتین ـ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اِس بیان سے ثابت ہوا کہ جو کچھہ انجمن ہمدردی نے اپنے جواب مین کہا ہے وہ فایدے سے خالی نہین ہے -

اخیر مین یہہ بات کہنا چاہتا ہون کہ ان جوابات کو رسالہ **اشاعة السنه** مین نقل کرنیسے کیا غرض ہے اور انکو اشاعة السنه سے کیا تعلق ہے -

اشاعة السنه سے انکا **تعلق** و مناسبت یہہ ہے کہ ان جوابات مین اسلام و اہل اسلام کی خیرخواہی پائی جاتی ہے (جسکا ثبوت و بیان بتفصیل ہو چکا ہے) اور خیرخواہی اسلام بلکہ کافہ انام سب سے پہلے اور بڑی ہماری سنت پیغمبر علیہ السلام ہے جسکی اشاعت اس رسالہ کا اصلی کام ہے -

اور ان کے بیان و نقل سے اِس رسالہ مین یہہ **اغراض** ہین -

اول (جو بڑی ہماری غرض ہے) اہل اسلام کی ہدایت و نصیحت ہے کہ ان جوابات کے فواید و مقاصد سے واقف ہو کر انکو دستور العمل بناوین - اپنے خیالات سے وساوس مانع ترقی قومی نکالکر رفعت و اعزاز قومی کے وسایل و اسباب بہم پہنچاوین - اعلی تعلیم علوم دنیاوی کی حاصل کرین - اور اسکے ذریعہ سے اعلی منصب و درجات پاوین -

اور منجملہ ان جوابات کے جس جواب کی تائید ہو سکے کرین - اسکی موید میموریل و عرضداشتین قومی اتفاق کے ساتہہ تیار کر کے ہمیشہ گورنمنٹ مین پیش کیا کرین اور جبتک کمیشن تعلیم قایم رہے اسمین اسی قسم کی تحریرات براہ راست و بذریعہ اخبارات بہیجتے رہین -

دوسری غرض انجمن ہمدردی کی حمایت اور اسکے حاسدون یا اسکی اغراض سے ناواقفون کے مطاعن سے اسکی براءت اور اسکی آیندہ کارروائیون کی تائید و تقویت ہے -

© rasailojaraid.com